- طویل المیعاد قرضوں پر زکوۃ کا حکم۔
- زیادہ قسطوں والے کاروباروالوں کے لیے قربانی اور زکوۃ۔
- خرید وفروخت کے دوران بائع کا زکوۃ کی نیت کرنا۔
- بیوی کو سونا حوالہ نہ کرنے کی صورت میں زکوۃ اور قربانی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زید کپڑے کا کاروبار کرتا ہے' چنانچہ وہ بڑی مقدار میں کپڑے درآمد کرتا ہے' بعض اوقات وہ یکمشت رقم آدا نہیں کرتا ہے' بلکہ کئی مہینے تک قسطیں آدا کرتا رہتا ہے' زید کے پاس غریب گاہک بھی آتے ہیں' وہ ادھار پر کپڑے خریدتے ہیں' کبھی غریب لوگ سابقہ رقم ادا کیے بغیر نیا سوٹ لیتے ہیں' زید اس نئے سوٹ کی قیمت لے کر انہیں یہ کہہ دیتا ہے: کہ یہ میری طرف سے ہدیہ ہے۔ اس میں زید یہ نیت کرتا ہے' کہ نیا سوٹ میں زکوۃ کی مد میں دیتا ہوں اور اس نئے سوٹ کی مثلا: دوہزار روپے' پرانے سوٹ کی دوہزار روپے سابقہ قرض سمجھ کر وصول کرتا ہوں اور دوبارہ یہی دوہزار روپے زکوۃ کی مد میں دیتا ہوں۔ گویا کہ زید کا سابقہ اور موجودہ دونوں سوٹ زکوۃ کی مد میں شمار ہوئے۔

اب پوچھنا یہ ہے:

1. ...زید دوران تجارت لاکھوں روپے مقروض ہوتا ہے' کیا شریعت میں اس کے مقروض ہونے کا اعتبار ہے؟

2. ...چودہ' پندرہ مہینوں تک قسطیں آدا کرنے سے زید کی زکوۃ اور قربانی پر اثر پڑتا ہے؟ حالانکہ زید یہ اپنے کاروبار کا پیمانہ وسیع تر ہونے کے بجائے مختصر بھی کر سکتا ہے؟

3. ...کبھی زید کے ساتھ سرمایہ کاری میں دوسرے لوگ بھی شریک ہوتے ہیں' ان کی زکوۃ اور قربانی کا کیا حکم ہے؟

4. ...زید کا غریبوں کو سوٹ فروخت کرنا اور اور پیسے وصول نہ ہونے کی صورت میں نئے سوٹ کی قیمت وصول کر کے دوبارہ زکوۃ کی نیت سے دینا اور نئے سوٹ کو بھی زکوۃ کی مد سے شمار کرنا درست ہے؟

5. ...زید نے بیٹے کی شادی میں بیٹے کی اہلیہ (بہو) کے لیے سونا خریدا' لیکن تاحال سونا نہ بیٹے کو حوالہ کیا ہے' اور نہ ہی اس کی بیوی کو دیا ہے' یعنی سونا خرید کر گھر میں رکھا۔ اب قربانی اور زکوۃ کس کے ذمہ ہے؟

الجواب حامداو مصليا

ویسے تو شرعی اصول کے مطابق اصل سرمایہ سے قرضے نکال کر بقایا سرمایہ پر زکوۃ اور قربانی کا حکم لگتا ہے' لیکن کاروبار کی وسیع تر اقسام اور طویل قرضوں اور لمبے قسطوں کے پیش نظر متاخرین نے فتوی میں ترمیم کی' کہ طویل المیعاد قرضے' یا طویل قسطوں میں ایک سال کی مدت کا اعتبار ہوگا' فقہانے اس کو مہر مؤجل کے درجہ میں رکھ کر غیر مانع قرار دیا ہے۔

لہٰذا ایک سال کے بعد والے قرضے' یا قسطیں منہا کرنے کے بعد نصاب کے پورا ہونے پر زکوۃ اور قربانی واجب ہو گی۔

لہذا :

اول...3...2...1 تینوں صورتوں میں حکم مذکورہ بالا عبارت کے مطابق ہوگا۔

وزاد القہستانی عن الجواہر:والصحیح انہ غیرمانع۔

(ردالمحتار : ج۳،ص۱۷۷،ط : الریاض)

وقال بعض مشائخنا :ان المؤجل لایمنع؛لانہ غیرمطالب بہ عادۃ۔

(بدائع الصنائع : ج۲،ص۳۸۴،ط : بیروت)

وذکرالبزدوی فی شرح الجامع الکبیر،قال مشائخنا:فی رجل علیہ مہرمؤجل لامراتہ ،وھو لایرید آدئہ ،لایجعل مانعا من الزکاۃ ؛لعدم المطالبۃ فی العادۃ،وانہ حسن ایضا۔

(الفتاوی الھندیۃ : ج۱،ص۱۹۰،ط : بیروت)

نوٹ : معاصر علماکرام نے اسی پر فتوی دیاہے۔البتہ فتاوی قاسمیہ میں فتوی عام اصول کے مطابق دیاگیاہے،کہ ہر قرض منہاکیاجائے گا چاہے اس کا فوری مطالبہ کیاجاتاہو اور یالمبے قسطوں میں کیاجاتاہو۔

تفصیل کے لیے : (فتاوی قاسمیہ : ج۱۰،ص۳۷۸)

4. ....صورت مسئولہ میں زکوۃ آدا نہیں ہوئی۔

یادرہے :

گاہک کو صاف اور صراحتا کہنا چاہیے ،کہ یہ رقم میں زکوۃ کی مد میں دیتاہوں۔ورنہ مبادلۃ المال بالمال (مال کا مال کے ساتھ تبادلہ) کی وجہ سے یہ بیع ہوگی۔

چنانچہ فتاوی عبادالرحمٰن میں اسی سے ملتی جلتی ایک صورت کے متعقلق یوں فتویٰ دیاگیاہے :

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں ،کہ میں نے کسی کو چھوٹی کتاب دی ہے ،اب ایک بڑی کتاب مانگ رہاہے ،تو میں نے اس سے کہا : کہ میری چھوٹی کتاب واپس کردو ،بڑی کتاب میں بطور زکوۃ دوں گا۔اب پوچھنا یہ ہے : کہ اس بڑی کتاب میں میری زکوۃ کی نیت صحیح ہے ،یانہیں ؟ یا یہ مبادلۃ المال بالمال ہے۔

جواب: آپ نے چونکہ صراحت کی "کہ بڑی کتاب بطور زکوۃ دوں گا" اس لیے یہ معاملہ کوئی بیع نہیں ہے "زکوۃ کی نیت صحیح ہے" بشرطیکہ وہ شخص مستحق زکوۃ ہو۔

لمافی البدائع :

البیع لغۃ مقابلۃ شئی بشئی علی وجہ المعاوضۃ ۔

(ج ٦ ص ٥٢٧، ط: دارالکتب العلمیہ)

(ماخوذ از: فتاوی عبادالرحمٰن: کتاب الزکوۃ: ج ٣، ص ٥٥١، ط: دارالافتاوالتحقیق)

ورنہ جہاں مبادلۃ المال بالمال کی صورت نہ بنتی ہو، وہاں زکوۃ کی نیت سے زکوۃ آدا ہو گی، چاہے دینے والا جو بھی کہے، ہبہ کا لفظ کہے، یا صدقہ اور تحفہ وغیرہ۔

دفع الزکوة الی صبیان اقاربہ برسم عید اوالی مبشر اومہدی الباکورة ،جاز الااذا نص علی التعویض۔

(الدرالمختار:کتاب الزکوة ،ج ٣،ص ٣٠٧،ط: امدادیہ)

5 . ....پانچویں صورت میں چونکہ ملک تاحال زید کے والد کی ہے، بہو کے تصرف میں نہ دینے کی وجہ سے ملک ناقص ہے، اس لیے زکوۃ بھی زید ہی کے ذمہ ہو گی۔

تفصیل کے لیے فتاوی عبادالرحمٰن: (کتاب الزکوۃ، عنوان: بچیوں کے نام پر سونا رکھنے کا حکم: ج ٣، ص ٤٨٥)

وثمنیۃ المال کالدراھم والدنانیر؛لتعینھا للتجارة بأصل الخلقۃ ،فتلزم الزکوة کیفاامسکھا،ولو للنفقۃ۔

(ردالمحتار: کتاب الزکوۃ: ج ٢، ص ٢٩٤ ط: سعید)

واللہ اعلم بالصواب۔

السیدکلیم اللہ الحرمزئی۔